

تشریف فرمائے کی تو از روئے روح و حقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم
میں نہ پہنچ سناٹل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں
نہ گھسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا: اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت
میں اس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمایا ہے یہ کیونکر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا: **کرشن**
یہی کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ شیخ محمد اگرچہ چند جگہ ایک وقت میں ہو
یہ عجیب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ
میں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے۔ اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں غرض و فکر

عرض: حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت میں ہوا
ارشاد: حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آ گیا تھا۔
کے جزو ہندوستان پر ہوئے۔

عرض: اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

ش نھر نے نور سے دیکھا تو یہ کھلا کعبہ جویا ہوا
ارشاد: شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جو کا مقام ابراہیم
سجدہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض: غوث ہر زمان میں ہوتا ہے۔

ارشاد: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔

ارشاد: نہیں بلکہ انہیں ہر حال میں ہی مثل آئینہ پیش

آئے بغیر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب عبد اللہ ہے

محبوب اور وزیر دست چپ عبد الملک اس سلطنت میں وزیر

مستحق ہے۔ بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت فانی

ہوتی ہے۔ غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

ملفوظات

مجدد مائت حاضرہ

در بیروت و دمشق و حلب و قسطنطنیہ و بغداد و
دمشق و حلب و قسطنطنیہ و بغداد و قسطنطنیہ



دیکھتے اور الحسب ثانی وغیرہ اولیا فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکے کہ بار
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے تئیں مسلمان
نہ جانیں اتنی۔

اور ہونا درج انبیاء علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہم بیان کیا یہ
تفسیر تفسیری کے بیان علیین میں دیکھ لیکن باوجود ہونے علیین کے آپ کی روح
کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر ذائقہ جانتے ہیں کہ کون زیادت پر آیا اور
سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی سننے لگا ہے
کہا ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وجد نہ فی قبورہ یرود السلام
علی من یسلم علیہ۔

(جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے جاسطے اور آپ کا بدن مبارک قبر
میں ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب مگر کہنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان
موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہو گی جس
میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ
اور تمناش یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ
میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور جیس
کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

ارواح انبیاء و اولیاء حلیتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

ایک تین ملکی جاتی ہے سیر ارواح کے واضح ہو کہ ارواح انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ
اصحیث سے ثابت ہے۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں،

marfat.com



بڑا بین کاغذ سکندریہ عجیب طائفہ والی مدنی اور میٹال کتاب

انوار ساطعہ

احمد رضا خان بریلوی کی تقریظ

۵۴۷

حرام ہے جواب میں تم کہ کیا ہے حضرت نے تو جواب دہان شکن کا ادا
کوکے دیئے تو لاؤ ارا سا طبع ہمارا کہ نہ لکھت کی کھول دی اس پر بھی اگر
پہاں تشنہ میں میدان مخالفت کی باقی رہی تو خدا حافظ ! سے
تھی ہستان قسمت را حسیہ سوداں رہبر کامل
کہ خضر از آب حیات تشنہ می وارد سگند را

واللہ ووالہ عجیب فذلہ جواب عجیب و آخر دعوانا ان الحمد للہ
سرت العالمین ووصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم النبیین و آلہ واصحابہ
اجمعین فقط وانا العبد الجوال التبعان حتی الدین محمد اعجاز حسین
محمد دی علی عنہ وعن والدیہ والمسلمون بحق خاتم النبیین
بریلوی صورتہ عارضہ الطمطمہ العریو والصلیہا انکبیر
مقہم المناظرین مسکت المجاہدین مروج عقائد اہل الحق
والمدین قائم اصول البیت عین قرید العصر وحید الزمان
مولانا محمد احمد رضا خان سلمہ اللہ العزیز
الرحمن ورحمن من قوائب الزمان وخص بلطفہ صا تقاب الصلوان
انوار ساطعہ سلطت من ستایہ اکیمان و اقسام
لامعہ لعت من سینا صید الایقان و قدرت و سارت
ونامت و اتامت والی البیرت دلت و علی البحر تجلت

تقریظ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب ایمان کے
چاند کی چمک سے بلند روشنیوں انھیں اور سینا بسیرت یقین کے پہاڑ سے
پتھکے ہوئے چاند روشن ہوتے چمک رہے کیا انہوں نے اور سیرک اور خود روشن ہوئے
اور دوسروں کو روشن کیا اور چمک کی طوں چمکیں لہر دیا پر جلو کیا بہت پانی کا جوش

marfat.com

Marfat.com



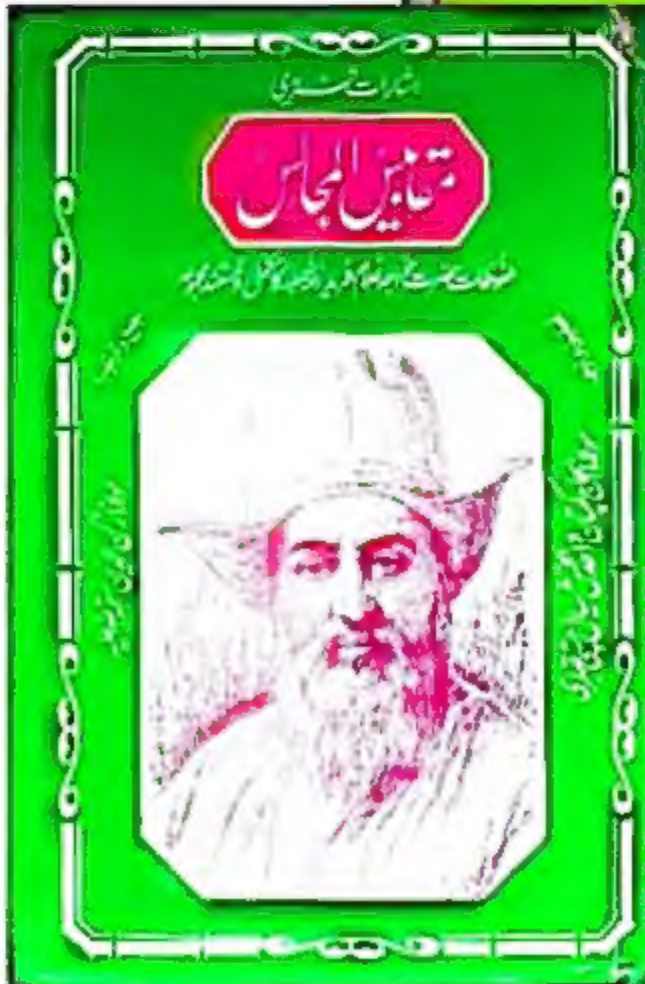
مقبول ۵۵۔ بوقت عصر روزِ شنبہ ۱۲ شعبان ۱۳۱۴ھ

ادبِ مجلسِ سماع

ایک شخص عرض کر رہا تھا کہ فلاں جگہ ایک بزرگ کا عرس تھا جس میں مجلسِ سماع میں شامل ہوا لیکن مجلس میں بچے بہت تھے پھر اقدس نے فرمایا کہ کتابِ اقباس الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ سونڈھا جو بڑے بزرگ تھے کچھ وقت میں ایک دن مجلسِ سماع گرم تھی۔ شیخ سونڈھا اور دوسرے سالکین اور صوفی لوگ موجود تھے۔ ان حضرات پر بڑی کیفیت طاری تھی اور ساری مجلس میں آوازِ فغان کے نغمے لگتے تھے۔ کچھ دیر کے بعد یہ سارا ذوق و شوق اور جوش و خروش بند ہو گیا اور معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ اس سے سب لوگ حیران ہو کر شیخ سونڈھا کی طرف متوجہ ہوئے۔ شیخ سونڈھا نے فرمایا کہ اس مجلس میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رومیؒ کا کاشی شامل تھے اور مجلس کا یہ ذوق و شوق ان حضرات کی صحبت کی برکت سے تھا۔

اب حضور و کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے تھے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مجلس میں بہت ریش ریش کے بھی بیٹھے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت خواجہ بزرگ اور خواجہ قطب الاقباس بھی ان حضرات سے ملے اللہ علیہ وسلم کے شرفِ صحبت کی خاطر اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ اس وجہ سے معاملہ سرد پڑ گیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن کوٹ ضمنِ شریف میں حضرت سید الروضہ حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ (اس کے عرس کے موقع) قدس سرہ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ نے حضرت خواجہ فخر جہاں شہید آپ چلے جائیں۔ جب آپ مجلس میں داخل ہوئے تو ایک شخص پر کر رہے تھے لگا۔ اس حالت میں پہلے اس نے عمامہ (پچوڑی) اس کے بعد پادراہ چادر کے بعد کرتہ اور کرتہ کے بعد شلوار کی فربت



ماہنامہ سیدی احمد جھلای کہیں تشریف لے جاتے تھے، راہ میں اٹھا تا آپ کی نظر ایک چاریت حسینہ عورت پر پڑ گئی۔ یہ نظر اول تھی، بلا قصد تھی، دور کا وہ چہرہ آپ کی نظر اٹھ گئی، ماہ دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی فوٹ الوقت مہداحوزہ وہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے قریب و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر انہیں سیدی احمد جھلای کے دو بیٹے ہیں، سیدی مہداحوزہ وہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیٹی کو ہاتھ دوسری سے ہتھکڑی کی، یہ نہیں چاہئے۔ عرض کیا: حضور اس وقت وہ سولی تھی۔ فرمایا: سولی نہ تھی سوئے میں جان لالی تھی۔ عرض کیا: کہ حضور کس طرح علم ہوا۔ فرمایا: جہاں وہ سوری تھی کوئی اور چنگ بھی تھا۔ عرض کیا: ہاں ایک چنگ خانی تھا، کیا اس پر میں تو کسی وقت شام سے جہاں میں ہر آن ساتھ ہے۔

عرض: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد: اگر ایک دن کا بچہ ہو سولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔

عرض: اثبات ہلال میں تار پھاڑا دہو گا یا نہیں؟

ارشاد: میرا خیال "اذکی الابلال" ملاحظہ فرمائیے جس میں

ہاں میں تار اور خط کی غیر معتبر نہیں لیکن منگولی صاحب نے معجز

کون پر یہ استدلال مستحکم اخطال تراشا کہ قرع معتبر ہے اور قرع

قرع ہے تو گویا ان بزرگوار کے نزدیک تار بیچنے والا اتنے لمبے

عزلی ولا لوفہ الا باللہ العلی العظیم۔ ان کا یہ فتویٰ ہمارے

مذہب ہے۔ الخط ہفتہ الخط اور الخط لا یغنی بہ

کے طویل ہائیں سے وہ غیر بیچنے والا نہیں لکھتا کہ اس کا خط آپ

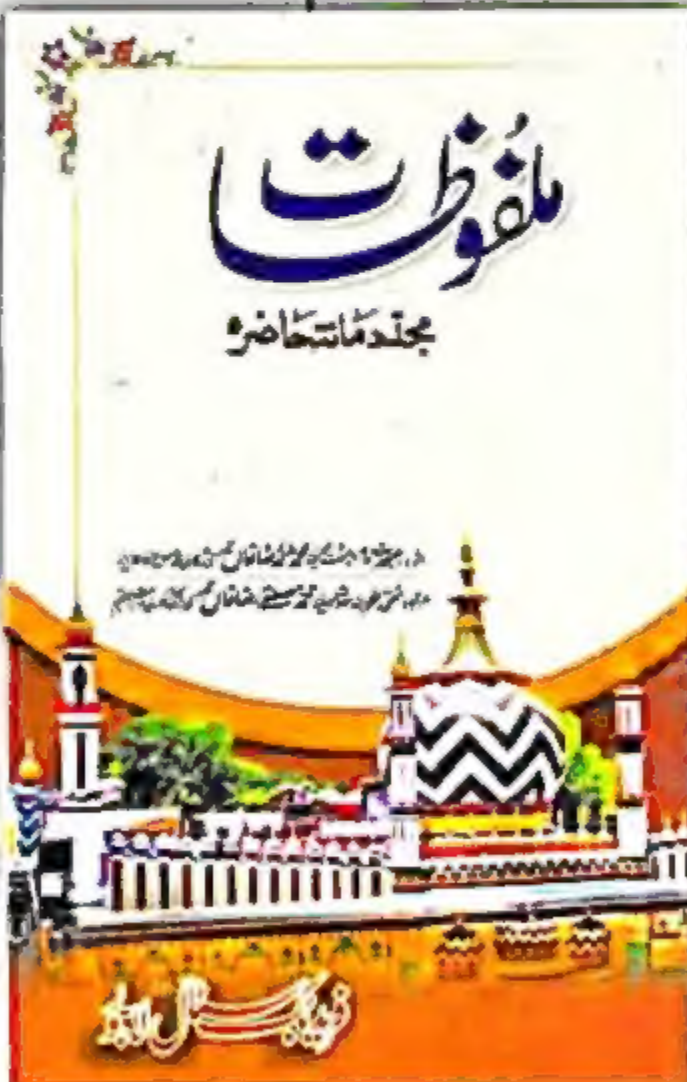
آنت ہائیں تار باہر کے ہاتھ میں ہے جو محض مجہول اور اکثر کفار

شعور

عرض: حضور قصب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرمائی

ارشاد: یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔ قصب عوام میں ایک

کے قریب ہے تو تار سے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں



”حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم پر ہماری امت پیش فرمائی گئی اپنی صورتوں میں مٹی میں جس طرح کہ حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کہ کون ہم پر ایمان لاوے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ ہنس کر کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہو گئی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ قوموں کا کیا حال ہے کہ ہمارے علم میں ملنے کرتے ہیں اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں جو بھی تم ہم سے پوچھو گے ہم تم کو خبر دیں گے۔“

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ حضور علیہ السلام کے علم میں ملنے کرنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت تک کے واقعات ہمارے حضور علیہ السلام کے علم میں ہیں۔

(۱۹) مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الملام فعل اول میں مسلم سے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہے۔

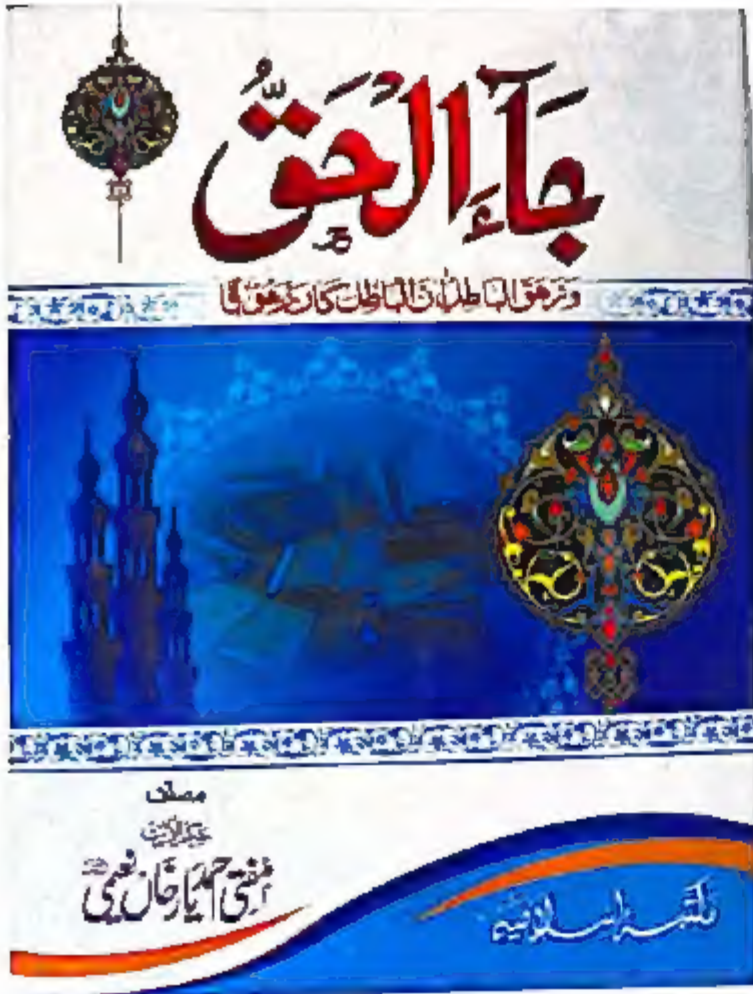
لَقَدْ عَلِمْتُ مَا فِيْ سُرُوْرِهِمْ وَ نِسَاءَهُمْ وَ اَوْلَاْدَهُمْ خَيْرٌ فَوْكِرِيْنَ اَوْ مِنْ خَيْرٍ فَوْكِرِيْنَ عَلٰى ظَهْرِ قُلُوْبِهِمْ۔
”ہم ان کے (دجال سے جہاد کی تیاری کرتے لوگوں) نام ان کے باپ دادوں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتے ہیں اور ان کے زمین پر بہترین سوار ہیں۔“

(۲۰) مشکوٰۃ شریف باب مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ و مرثیٰ حضرت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ کوئی ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں تاروں کے برابر ہوں فرمایا ہاں وہ مرثیٰ ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کو قیامت تک کے سارے لوگوں کے تمام ظاہری و پوشیدہ اعمال کی پوری خبر ہے اور آسمانوں کے تمام ظاہر و پوشیدہ تاروں کا بھی تفصیلی علم ہے۔ حالانکہ بعض بعض بارے اب تک فلاسفہ کو سائنسی آلات سے بھی معلوم نہ ہو سکے۔ حضور علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کو ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ عمر کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں۔ دو چیزوں کی برابری یا کی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں چیزوں کا علم بھی ہو اور مقدار بھی معلوم ہو۔

ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر اختصار اسی قدر پر کفایت کی گئی ان احادیث سے اتنا معلوم ہوا کہ تمام عالم حضور علیہ السلام کے سامنے اس طرح ہے جیسے اپنی کف دست۔ خیال رہے کہ عالم کہتے ہیں ماسواۃ اللہ کو تو عالم اجسام عالم ارواح عالم امر عالم امکان عالم ملائکہ عرش و فرش فرشتہ ہر چیز پر حضور علیہ السلام کی نظر ہے اور عالم میں لوح محفوظ بھی ہے۔ جس میں سارے حالات ہیں۔

دوسرے یہ معلوم ہوا کہ اگلے پچھلے سارے واقعات پر بھی اطلاع رکھتے ہیں تیسرے یہ معلوم ہوا کہ راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جاویں وہ بھی لگاؤ مصطفیٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں کہ عید اللہ کے والدہ صدیقہ کو بتا دیا۔ چوتھے یہ معلوم ہوا کہ کون کب مرے گا کہاں مرے گا۔ کس حال میں مرے گا کافر یا مومن عورت کے پیٹ میں کیا ہے یہ بھی میرے حضور علیہ السلام پر مخفی نہیں فرشتہ زہرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ علم میں ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



رضا خانی عقیدہ ”حاضر و ناظر“

بریلوی رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ میاں بوی کی ہبستری کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں۔ رضا خانی مولوی لکھتا ہے: ”ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے بھٹ ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔“ (مقیاس الحقیقت ص ۲۹۱) العیاذ باللہ

راہت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے بھٹ ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔
 طبعاً ہر ہے کہ آپ ﷺ کو کھانا پینے کی حاجت سے بھی غفلت نہ فرمائی۔
 (۱) اور اگر آپ ﷺ کو کھانا پینے کی حاجت سے غفلت نہ فرمائی۔
 لازم میں تہہ کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ان عاں سے راہت
 ہے کہ نبی ﷺ میں اپنے تہہ نکالتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورہ اور تہہ کے نکالنے کو
 نبی ﷺ نے اس جملہ کے واسطے مقرر فرمایا کہ اس جملہ میں نبی ﷺ کے حاضر و ناظر
 ہونے پر واضح دلیل ہے۔ اسی وقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تہہ رکھا گیا۔ اور
 حقیقت یہ ہے کہ جب نبی ﷺ تہہ نکالتے تھے تو وہ حاضر ہونے تو یہ کلمات آپ کی
 حضوری کے لئے تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے
 آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں نہ کوہ واسطہ پر الفضائل اللہ
 والصلوٰۃ والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 والسلام علیک وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اب لازمی تہہ کے وقت پڑھنا ہے تو
 اس کی حالت کو اور ہوتی ہے۔ یعنی ہاتھ ہوتا۔ قبلہ رخ ہوتا لازمی میں مشغول ہوتا
 اور تھکن کے بل بیٹھ کر ہاتھ انداز سے رکھے۔ کہ اسے نبی ﷺ آپ کی ذات پر
 سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اب لازمی کا اس لازمی حالت میں ہر
 وقت کی تہہ کی پڑھنی ہر لازمی میں اور ہر وقت کے بعد نبی ﷺ کے حاضر و ناظر
 ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام نہ دیتے گناہ پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے
 بعد اس عقیدہ سے ٹکڑ ہونا پر میں غافل کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر مقلدین کے ہوتے
 وہابی فراب صدیقی حسن خاں بھوپالی بھی یہی لکھتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

مقیاس الحقیقت

جُنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
 ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی مدظلہ

رقبان سن

المقیاس پبلشرز

۳- ویرمارکٹ لاہور

دیوبندی مذہب

مُصَنَّف

مناظر بہ حضرت مولانا غلام امیر علی صاحب
خطیب چشتیہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

(۱) حضرت شیخ مجدد الحق محدث دیوبند بہت بڑے شیخ ہیں، ظاہر کے کسی اور باطن کے بھی۔

(۱۰ احادیث یومیہ ج ۳ ص ۶۳۶، صفحہ ۱۲)

۲) بعض ارباب اندازے میں لگاتے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں رونق دہان کو دربار خوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب خودی کہلاتے ہیں۔ انہیں جس سے ایک حضرت شیخ مجدد الحق محدث دیوبند بھی ہیں۔ کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے، درحقیقت بعضی تھے۔

(۱۰ احادیث یومیہ ج ۳ ص ۶۳۶، صفحہ ۱۲)

شیخ صاحب کے مدت سے وفات و شیخ ہوگا کہ عقیدہ حاضر حاضر مقام امت مجدد کا مستغنی اور اجماعی مسئلہ ہے۔ اور اس پر ایمان لانا دین کی ضرورت سے ہے۔ اسی طرح عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مسیح علیہ السلام کے عالم البیہوشی کا منکر ہونا علم اہل اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح عقیدہ حاضر حاضر کا مسوا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مطلق خدا کا علم سب کا منکر بھی اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح طوطی نام سلاسل موزائیک کے عقیدہ ختم النبوت میں اختلاف کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مختلف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بعض نام نہاد مسلمان دیوبندیوں بخیروں کے اس عقیدہ میں اختلاف سے اسے مرکز مختلف نہیں کہا جاسکتا ہے۔

اور پھر ظہر یہ ہے کہ دیوبندی درحقیقت اپنے علمی عماد اور حضرت مسیح علیہ السلام کو مسلمہ و مسلمہ دشمنی کی وجہ سے ہی آپ کے حاضر حاضر ہونے کے منکر ہیں۔ اور خود دیوبندی اپنے مولویوں کو ہر جگہ حاضر حاضر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ذریت دیوبند یہ کالج رتید احمد شکر ہی اپنے مہربان کو کہہ دیتا کہ آپتے اور اپنے سب دیوبندی ہیں۔ ان کو ہر جگہ حاضر حاضر ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میرے کو جیتیں کہ مینا چاہیے کہ شیخ کی روح ایک
ی جگہ نہیں ہوتی تو میرے میں جگہ بھی ہو، اگرچہ شیخ
کے جسم سے دور ہے، لکھاں کی روح سے ہرگز
دور نہیں ہے۔ پس ہر واقعہ کے حل میں شیخ سے
مداد سٹے۔ کیونکہ ہر معاملہ میں شیخ کا علاج ہے۔
(مداد السوگ)

و ہم مرید بتین دانہ کہ روح شیخ مقید بکمال
نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قرب یا سید گنج
از شخص شیخ دور است، بار و حانیت او
دور نیست، پس ای امر حکم داد ہر وقت تیری
دایا دہار و در بطح طلب پیدا آید و ہر دم مستفید
بود و چون ہر دم در محل واقع تھا ج شیخ بود
شیخ نامہ طلب حاضر آید و وہ بیان حال سوال
کندا لا۔

ظاہر میں نصافت تو رہاوی کہ مسلمان اگر انکسرت مسیح علیہ السلام کو حاضر حاضر سمجھیں تو مسرک و دیوبندی اگر اپنے

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹھوکر یں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۰۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم مُفکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بد تمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پر نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے طغص کی تو بہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضہ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

جو نہیں نبی کو حاضر و ناظر کہے بیشک شرع اُسکو کافر کہے۔ جو ہر حق
۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کوئی نئی علیہ السلام کو دیا
ولی کسی بھی غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہاں اگر اللہ
تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو
اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا
کہ فرمایا: ”إِنَّمَا هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“۔ بیشک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر
ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا
چنانچہ فرمایا: ”فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا“۔ ہم نے انسان
کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام
کی ذات کو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت
”إِنَّمَا هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“ میں حصو کو جیسے
اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام
کے لئے بھی رواج رکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۶۶

حاضر و ناظر کا اثروت

شیخ العسیر مولانا محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

سید شاہ تراب الحق قادری



Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹٹو کریں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۰۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم مُفکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بد تمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پد نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے طعنّس کی تو یہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضہ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

جو بھی نبی کو حاضر و ناظر کہے بیشک شرع اس کو کافر کہے۔ جہاں اُن
۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کوئی نبی علیہ السلام ہو یا
ولی کسی بھی خیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ ہاں اگر اللہ
تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو
اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا
کہ فرمایا: ”اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِیْرُ“۔ بیشک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر
ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا
چنانچہ فرمایا: ”فَجَعَلْنَاهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا“۔ ہم نے انسان
کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام
کی ذات کو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت
”اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِیْرُ“ میں جھوک جیسے
اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام
کے لئے بھی روارکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۱۶۷

پھر اُن کو دلائل سے کیا واسطہ۔ یہی وجہ ہے کہ دلائل دینے میں قدم قدم پر ٹھوکر یں کھاتے پھرتے ہیں۔

۳۔ ہمارے پاس اگرچہ اس موضوع پر بڑے مضبوط اور قوی دلائل موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم مُفکر کو کافر ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اگر کوئی بد تمیز انسان ہمارے آقا و مولا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقارت کی وجہ سے نقصِ شان کے ارادہ پہ نہ مانے تو نہ صرف اُسے کافر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسے شخص کی تو بہ قبول نہیں مانتے اور اُس کی گردن اُڑانے کو اپنا فریضہ ایمان سمجھتے ہیں۔ بخلاف مخالفین کے کہ اُن کے پاس ایک دلیل بھی نہیں لیکن خواہ مخواہ کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کا ایک شعر ملاحظہ ہو:

جو بھی نبی کو حاضر و ناظر کہے بیشک شرع اُس کو کافر کہے جو ہر اعلان
۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کوئی نبی علیہ السلام **فرمایا**
ولی کسی بھی غیر اللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ **ہاں اگر اللہ**
تعالیٰ اپنی مشیت و ارادہ سے کسی کو اپنی صفت کا مظہر بنا دے تو اس کا نام عین ایمان ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے جیسا کہ فرمایا: **اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِیْرُ**۔ شک اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔ لیکن اسی صفت سے انسان کو بھی موصوف فرمایا چنانچہ فرمایا: **فَجَعَلْنَاهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا**۔ ہم نے انسان کو بھی سمیع و بصیر بنایا۔ اور پھر خود حضور علیہ السلام کی ذات کو سبحان اللہ کہ مفسرین نے اسی آیت **اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِیْرُ** میں جھوٹ کو جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کیا اس طرح حضور علیہ السلام کے لئے بھی روا رکھا۔ چنانچہ روح البیان ص ۶۱

پادشاه کی

پہلی کتاب

پہلی کتاب

پہلی کتاب

”میرا دین اسلام ہے اور ”ہو رسول اللہ ﷺ“ وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں

سوال: ان سوالات کا صحیح جواب دینے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر عمل کریں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں، علماء دین سے سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

سوال: رسول اکرم ﷺ کو پہچاننے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس کے لئے آپ اپنی زندگی میں تین کام کریں۔

1 = روزانہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں۔

2 = آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ اور سنت پر عمل کریں۔

3 = آپ ﷺ کی یاد میں محفل میاں منعقد کرتے رہا کریں اور نعت شریف خود پڑھیں

یا دوسروں سے سنیں۔

سوال: آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر کونسی کتاب پڑھنی چاہیے؟

جواب: سب سے پہلے علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”سیرت رسول عربی

پڑھیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ”شاکل ترمذی“ کا مطالعہ کریں، اس کے بعد حضرت

پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی ”ضیاء النبی“ کا مطالعہ کریں۔

سوال: موت کیا ہے؟

جواب: انسان کے جسم میں روح کا الگ ہونا موت ہے۔

سوال: کیا مرنے والا آدمی اپنی قبر پر آنے والے کو پہچانتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جو شخص وہاں جاتا ہے، میت اسے پہچانتی ہے اور اسکی بات سنتی ہے

البتہ میت کو وہاں سے کہیں جانے کا اختیار نہیں۔

سوال: کیا قبر میں انسان کا جسم محفوظ رہتا ہے؟

جواب: جی ہاں! انبیاء کرام، اولیاء عظام، علمائے دین شہداء کرام، قرآن کے حافظ اور قرآن پاک پر عمل کرنے والے لوگوں کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی، اور ان کا جسم محفوظ رہتا ہے۔

سوال: جو آدمی سرکارِ دو عالم ﷺ یا کسی دوسرے نبی کے بارے میں کہے، کہ وہ مرکز مٹی میں مل گئے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی گمراہ، بے دین ہے۔

سوال: کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عذابِ قبر حق ہے، اسی طرح قبر میں نعمتیں بھی ملتی ہیں، مسلمانوں کو نعمتیں ملتی ہیں اور کافروں کو عذاب ہوتا ہے۔

سوال: اگر کسی گناہ گار مسلمان کو قبر میں عذاب ہوتا ہو تو ہمیں اس کیلئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں کے لئے بخشش کی دعا کرنی چاہیے

نیز! صدقہ و خیرات اور تلاوت قرآن کے ذریعے ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔

سوال: کیا رسول اکرم ﷺ درود شریف سنتے ہیں؟

جواب: مسلمان کسی بھی جگہ ہو اور درود شریف پڑھے، حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا بھی جاتا ہے اور آپ خود بھی سنتے ہیں بلکہ محبت والوں کو جواب بھی دیتے ہیں۔

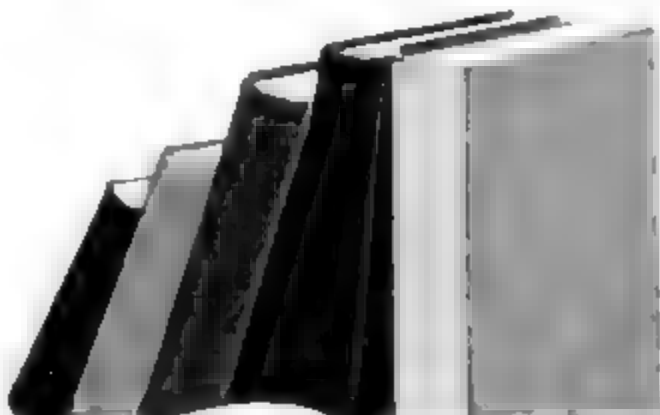
سوال: آخرت کے دن پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ یقین کرنا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب سب لوگوں کو ان کی قبروں سے

اسلام کی زندگی بہت سادہ ہے اور بہترین ہے

عقائد و عبادات

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سنیعی الازہری



५३

فِي أَعْيُوقِ الَّذِينَ وَعَدْنَا بِالْأَذَى أَكْبَرُ نَوْكَاتِهِمْ يَعْلَمُونَ

وَقَدْ ضَرَبْنَا لِلْأَشْيَاءِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

يَتَذَكَّرُونَ ۚ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ ۚ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

اللّٰهُ مَثَلًا لِّزُلَّتْ فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا اَرِجًا

هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

فَإِنَّهُمْ يَتَّبِعُونَ ثُمَّ أَنتُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَلِمُونَ

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ

[illegible]

بِالصَّدَقِ إِذَا جَاءَهُ الْيَسِيرُ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُفْرِينَ

وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ

الْمُتَّقُونَ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَ...
 ن کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس

[illegible]

حضرت ابو عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچے کے فوت ہونے کی آپ کو اطلاع دی تو آپ نے أَعَزُّكُمْ النَّيْلَةَ فرمایا کہ کیا تم نے جامع کیا ہے آپ کے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جنت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں یہ یقیناً امر ہے کہ آپ فضل کرنا کا تین ایسے واقعات سے اپنی نظر کو موقوف فرمایا ہیں۔

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

ﷺ۔ **۱۔** البروداؤ۔ **۲۔** اور سلم نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے تشہد رکھتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے فقہ کو ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالیٰ نے استقبال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمایا وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا صغیر پر الْبَيْتَاتُ يَذَرُ الصَّوْبُ وَالْطُّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَمَحْمَدُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَمْلَأْ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ جب نماز میں تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے یعنی با وضو ہونا۔ قبلہ رخ ہونا نماز الہی میں مشغول ہونا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مودبہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی فائست پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اب نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام نہایت کہنا پڑتا ہے سلام سے مانع ہونے کے بعد اس عقیدہ سے متنفر ہونا یہ عین نفاق کی دلیل ہے۔ حالانکہ غیر متقلدین کے بڑے دہلوی نواب سید حسن خاں جدو پالی بھی یہی سمجھتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا كُنَّا بِمَنَاطِقٍ عَلَيْكُمْ بِرَأْسِ الْوَجْهِ

مقیاس الحنفیت

جُنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم
ابو عبد الوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

یا نہ ہے یا نہیں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں پاؤں نہیں۔

کہ ہر جہاں ضرورتاً نظر رہنا مخصوص ندادی کا ہے۔ اس میں پاؤں نہیں، 'بکرا عراقت' اور 'الگیری' اور 'فصول لمادی' اور 'معارف' میں 'خانہ' میں ہے کہ کسی شخص نے شہادت سے خدا اور رسالہ سے کائنات کا کافر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ ہر جہاں ضرورتاً نظر رہنے پر غیب دانی پر اہمیت ہے۔ عالم الغیب کے فرمودہ سے یعنی لا یعم الغیب الا اللہ سے ٹکرنا ہے۔

پھر تمہیں پوچھے تھے کہ کسی نے یہ رسول اللہ میرے تئیں روزی دینا ہے۔
ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کہنے والا مشرک ہے یا نہیں؟

جواب اس کا یہ ہے کہ ایسا کہنا بھی جائز نہیں اور کہنے والا مشرک ہے۔ بشرطیکہ
سرمہ رینا ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کو حقیقی روزی رسالہ اور مسبب جانے اور خدا کے ساتھ روزی رسالہ میں
شریک کرے۔ اور اگر سرمہ رینا کو وسیعہ گردانے اور آپ کو مسبب روزی جانے، تو یہ بات
دوسری ہے۔

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ حسن عقیدہ میں فرماتے ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب التفسير

في تفسير القرآن

بنی اسرائیل کی موت تھی جس کی وجہ سے وہ لوگ
موت گئے اور ان کی جگہ پر ان کے بھائی

وہ لوگ جو ان کے بھائی تھے ان کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

ان کے بھائی کے بھائی کے بھائی کے بھائی

موت پر ایک سال تک غم نہ رہا تھا۔ اسی دن اس کی وفات ہو گئی۔
 یہ دیکھ کر میری حالت بہت خراب ہو گئی۔ میری طبیعت میں
 کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی ہو گئی۔ میری طبیعت میں
 ہو گیا۔ اس کو شہر دام میں ڈال دیا۔ وہ خود کار تھا۔ اس کی
 مراد کرے گی میری شکل گئی پھر آہستہ آہستہ اس میں
 کے دیدار فیض تبار سے شرف ہوئی۔ کاروانہ و اللہ علیہ السلام
 ہے حد خوش ہوئے تم سب سے بہت بڑے دشمن کی بی نظیر یا پ
 غم نہ ہو یہ کسی قدر ہی کو میرا سلام کہا۔ وہ اس کو س

”خداوند متعالٰ مرّحایا محمد الیاس قادری“ اور میرا یہ گدیوں دیا کر میں دوری امت میں ماحول سے یہ دور
چکے ہیں۔ میری امت کی حوائج بہت ہی بیش پرست جو جلی میں دریا سدھیں ان سے سا جو سرت۔ یہ
کے ساتھ گھوم پھر رہی ہیں۔ بلکہ ایسے کو میرا پیلا آپ بھی ہیں۔ کسی حضرت وحید نہ ہیں۔ میں
عورتوں کا بھی خاص طور پر اہتمام کریں۔ پھر اس جہنم میں پردہ کی محبت اور ان کی تباہیوں سے نفع دیاں
تاریں۔ میں پریشان تھی کہ میں عورت ذات ہوں۔ میں حضرت صاحب کو اس طرح کہ کا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
کا سلام دیا مہینہ ہوں۔ ایسی کشمکش میں کئی روز گزر گئے۔ ایک دن پھر مجھے خواب میں کہ کا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
کی زیارت ہوں۔ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے حرابت تھے۔
وتم نے یہ اتنا سا بھی کام نہیں کیا۔ ابھی تک تم نے میرا سلام دیا مہینہ یا کہ قادری تک میں یہ
پھر آنکھ کھل گئی۔

لہذا اس خراب کے بعد میں نے بہت کڑی اور تحریر کی طور پر عاشق مدینہ و خدمت میں سرکار مدینہ (امام اقصیٰ مدنی رحمہ اللہ) کا سلام و پیغام پیش کر دیا۔

میں کہوں غلام ہوں بکا دو کیس نہ ہم کو قتل سے
یہی آ رہو جو سر خود ملے دو جہاں کی سہمرو
اس واقعہ سے سبے بہ زدہ گھر منے وئی ہماری ماں بہنوں کو دریں عورت کا صل رہنا چاہیے کہ وہ بے پردگی سے
توبہ کریں اور خیرم دلوں سے بے تعلقی بند کر دیں۔ نیز وئی جسے عدلی کا (قلیلہ و ثقیلہ) مدد و کام کی ضرورت ہے بد دشمن
قرار دیا جائے فوراً اپنے گھر سے نکال دینا چاہیے۔
نہتوں کے درویش بے قرار ہو کر عاشق مدد سناہ اپنی مقبول کی کتاب "مدیہ ک حوں میں بارگاہ رسالت

دور رسدیت ہونی چاہی ہے یہی نعمت
آہ فیش کی بہت سے دوسری حالتیں ہیں

سنتوں کا

روح پروردگار سے

فیضان

السلامت

منع

ضمیمہ

منہ

مسلم

سینہ مسکد گارڈ کرپی

فر 203311

تقریر فی حق شان قادت مجتہد
 علامہ اعلیٰ حضرت

مفتی محمد رفیع الدین صاحب

رحمۃ اللہ علیہ بی بی کشمرہ
 امدی سکاڈار

میں تشریف لاتے ہیں اور مومنین پہنچاتا ہے کہ یہ ہمارے سردار ﷺ ہیں اور فرشتے کہتے ہیں ہذا
 الرجل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرشتوں کا قول ہے ہذا اسم اشارہ حضرت علیہ الصلوٰۃ
 والسلام اشاریہ الیہ اور بقاعدہ نحوی اگر عشار الیہ موجود نہ ہو تو اشارہ اشار الیہ کی طرف کرنا لغو اور بے فائدہ
 ہوتا ہے اگر کوئی وہابی اعتراض کرے کہ آپ کی ذات کا جاضر ہونا ہر جگہ غیر ممکن ہے تو میں کہتا ہوں کہ
 عزرائیل علیہ السلام ایک فرشتہ ہے جو کہ مشرق تا مغرب و شمال تا جنوب تک ایک آن میں جانیں قبض کر
 لیتا ہے۔ تو پیغمبر علیہ السلام جن کے وجود سے ہر وہ ہزار رہا ایسے وجود پیدا ہوں اور عزرائیل کے رجوع سے
 بھی کئی کروڑ درجہ زیادہ رکھتے ہوں تو پھر ان کا ہر جگہ حاضر ہونا غیر ممکن کس طرح مانا جاسکتا ہے۔ کتاب
 مرآۃ السالکین و معراج الدار الیہ و کتاب شامی و نہر الفائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ بوقت السلام
 علیکم ایہا النبی پڑھنے کے آپ کو دل میں حاضر سمجھے اور اس کلمہ کو حکایت و اخبار کے طور نہ
 پڑھے و بوبہذا بیان یقصد فی الفاظ التشہد معناھا التی وضعت لہ کائنہ یحیی
 و یسلم علی نبیہ و علی نفسہ و علیہ اولیاء اللہ تعالیٰ اے اللہ یقصد الانشاء بہذا
 الالفاظ لا الاخبار اور امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم فصل ما ینبغنی ان یحضر
 فی القلب میں نیز بایں طور لکھتے ہیں و احضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
 شخصہ الکریم و قل السلام علیک ایہا النبی (حاشیہ ترجمہ عبارت امام غزالی اور حاضر کرو
 تم اپنے دل میں نبی ﷺ کی ذات کریم کو یعنی تم اپنے دل میں حضور ﷺ کو حاضر موجود یقین کر کے آپ
 ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرو۔ قادری) اور علامہ شامی کی یہ عبارت ہے لا الحکایۃ عما وقع
 فی المعراج یعنی نمازی نہ ارادہ کرے کہ میں خبر دیتا ہوں یا حکایت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے شب
 معراج میں اپنے حبیب کو فرمایا تھا السلام علیک ایہا النبی۔

اور صاحب معارج صفحہ ۲۹ میں لکھا ہے جو شخص اس طرح پڑھے گا اس کی نماز نہ ہوگی اس کو اعادہ
 کرنا پڑے گا اور کتاب انوار مجدد مائتہ حاضرہ صفحہ ۲۴ بحوالہ فتاویٰ عالمگیری و اختیار شرح در مختار سے لکھتے
 ہیں ینبغی ان یتوجہ الی قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف کما یقف فی الصلوٰۃ و
 یمنن صورۃ الکریم یعنی حضور اکرم ﷺ کے روضہ مقدس کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہو جیسے کہ

ہو گا کہ اس نے بھاری قوی پیدا کی دوا کنور۔ لہذا ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔

نکتہ علی نقیہ سے "شاہدا" حل ہے تو معنی یہ ہوئے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا اس حل میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یعنی جیسے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہو چکے تھے جیسے کوئی کے لئے لیا سوار یعنی آنے سے پہلے سوار ہو چکا تھا تو معنی یہ ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تحریف لانے سے پہلے ہی عالم میں حاضر تھے اور یہاں فرماتے کے بعد بھی حاضر ہیں۔

چنانچہ صاحب مدح البیان پارہ ۲۱ سورۃ فتح زیر آیت "ثما لرسولک شاہدا ومبشرا ونذیرا" فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کے پیدا ہونے سے پہلے رب کی وحدانیت اور ربوبیت کو مشاہدہ فرماتے تھے اور جو اولاد "نفوس" اجسام" حیوانات نباتات جن شیاطین" فرشتے اور انسان پیدا کئے گئے ان کے پیدا ہونے کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اسی طرح تمام مخلوقات کے ہر ہر کام اور سزل و جزا شیطان کا اول علیہ ہوتا بعد میں گمراہ ہوتا، حضرت آدم علیہ السلام کا خطا فرمنا، بعد میں توبہ قبول ہونا، جنت میں رہنا، بعد میں زمین پر آنا، انبیاء کا دنیا میں آنا، ان کا تبلیغ فرمنا، قوموں کا ان کے ساتھ اچھا یا برا سلوک کرنا، فرجیکہ ایک ایک واقعہ حضور علیہ السلام کے پیش نظر تھا، اسی لئے فرمایا گیا "علمت ماکان وما سبکون" (اجلن لیا ہم نے جو کچھ ہو چکا اور ہو گا) اور کہیں نہ ہو تاکہ دنیا کا وجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود سے ہے، اور ہر نبی کے علوم حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتب تمام پیغمبروں کے علوم حضور علیہ السلام کے علوم کا حصہ ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کا قول ہے کہ دنیا میں ہر نیک بخت پر کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہتا ہے اور حضور ہی رقیب اور حید ہیں، جب کبھی حضور علیہ

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جائیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

شَازِ حَبِیبِ السَّحَرِ

مِنْ آیَاتِ الْقُرْآنِ

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نمبر



Vol.7: 1,2

انٹرنیشنل غوثیہ فورم

